IQBAL REVIEW (65: 1)
(January – March 2024)
ISSN(p): 0021-0773
ISSN(e): 3006-9130

مکاتیب اقبال کے مجموعے: عمومی جائزہ

ظفر حجازی

ABSTRACT

Allama Iqbal used two languages to express his poetic works: Urdu and Persian. In prose he adopted Urdu and English as medium of expression. Apart from poetry and prose writings, Allama Iqbal wrote detailed letters on various topics. Through these letters, where various aspects of his personal life come to light, it also helps to understand his point of view on national and global issues. In these letters some such collective issues have also been discussed, regarding which his point of view is not found in any other of his work with such clarity. Twenty one collections of Allama Iqbal's letters that have been published so far are as follows: Ataliq Khutoot Nawisee, Letters 10, Shad Iqbal, letters 49, Iqbal's letters to Jinnah, letters 18, Iqbal Nama (I), Letters 266, Iqbal by Atiya Begum, letters 10, Iqbal Nama (II), letters 187, Makatib banam Khan Niazuddin Khan, letters 79, Letters of Iqbal, letters 182, Anwar Iqbal, letters 185, Letters & Writings of Iqbal, letters 43, published in 1967, Makatib Iqbal banam Grami, letters 90, Nawader Iqbal, letters 50, first edition, 1973, Iqbal banam Shad, letters 99, Letters of Iqbal, number 111, Letters of Iqbal, letters 103, first edition, 1978, Iqbal - his Political Ideas at Crossroad, letters 9, first edition, 1979, Iqbal's letters, letters 71, Iqbal-Jehan e Digar, letters 44, Iqbal in Europe, letters 67, Mazloom Iqbal, letters 103, Kulliyat e Makateeb e Iqbal-Muzaffar Hussain Barni, letters in the volume-I: 319, letters in the volume-II: 429, letters in the volume-III: 406. letters in the volume-IV: 365. According to a conservative estimate, the number letters of Allama Iqbal is more or less 1451.

اللہ تعالیٰ نے علامہ اقبال کو گوناگوں صفات سے نوازا تھا اور انھیں ایسی امتیازی خصوصیات سے متصف کیا جو اپنی اثر آفرینی اور انقلاب انگیزی کے باعث صدیوں تک عوام وخواص کے دلوں پر حکمرانی کرتی رہتی ہیں۔ عصر حاضر میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور شوکت و اقتدار سے محرومی کے نتیجے میں غلامانہ طرز فکر سے مسلمانوں کی کم ہمتی و بے حوصلگی اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ زندگی کے تمام شعبوں میں غالب قوموں کی کورانہ تقلید کے سوا ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس جمود و تعطل میں حرکت پیدا کرنے کے لیے مختلف اوقات میں متعدد لوگوں نے کوششیں کیں، لیکن احیائے اسلام اور ملت اسلامیہ کی بیداری کے لیے جس عزم و حوصلے اور بلند آہنگی سے علامہ اقبال نے کام کیا، معاصرین میں سے کسی اور کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ فکر اقبال کے بنیادی تخلیقی عناصر میں دین اسلام کی حقانیت پر ان کا محکم یقین سرفہرست ہے اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ان کی محبت و عقیدت نے انھیں عاشقان رسول ﷺ کی صف میں ممتاز مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو دین اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کیے رکھا۔ وہ ان چند سرکردہ افراد میں سے تھے جنھیں یہ توفیق نصیب ہوئی کہ اُمت مسلمہ کو قعر مذلت سے نکالنے کے لیے مدت العمر سرگرم عمل رہے اور جن کی انقلابی فکر نے نہ صرف اپنے ہم وطنوں کو استعماری طاقتوں کے خلاف بر سرِپیکار کر دیا بلکہ بیرون ملک بھی مسلمانوں اور غیر مسلموں میں اس کے اثرات مرتب ہوئے۔ اقبال نے اپنی اجتہادی فکر سے مسلمانوں کے فکری جمود کو توڑنے کی کوشش کی۔ متعدد اہل علم کو مختلف النوع مسائل پر اظہار خیال کی دعوت دی۔ بعض جدید مسائل جن پر اہل علم کلام کرنے سے گریز کرتے تھے، اقبال نے انھیں بڑی جرأت سے زیر بحث لا کر، اپنی رائے کا اظہار کیا۔ گذشتہ دو صدیوں کے سیاسی، معاشی اور علمی تغیرات نے مسلمانوں کے فکری رویوں کو یکسر تبدیل کر دیا تھا اور وہ فکری پستی کی اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ انھیں اغیار کی بالادستی اور استعماری طاقتوں کے تسلط ہی میں اپنی بقا نظر آنے لگی تھی۔ چنانچہ اسی ذہنی کیفیت کے تحت فقہی موشگافیوں میں دین اسلام کی اصل صورت مسخ ہو کر رہ گئی۔ مسلمانوں کا اس دور کا علم کلام اسی ذہنی حالت کا غماز ہے۔ علامہ اقبال نے صدیوں بعد اس ذہنی پستی کے علاج کے لیے ملت اسلامیہ کی خودی کو بیدار کیا اور اسے شوکت و اقتدار کا وہ اسلامی شعور عطا کیا جو دین اسلام کی روح ہے اور جس کے بغیر قوت حیات اجتماعیہ کا اضمحلال، اقبال کے نزدیک لازمی ہے اور اسی حیات اجتماعیہ کے اضمحلال میں ملت اسلامیہ مبتلا ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک نفی خودی کی تعلیم مغلوب اقوام کی سوچ ہے۔[۱]

علامہ اقبال کو قیام یورپ کے دوران ہی یہ احساس ہو گیا تھا کہ مغربی استعماری طاقتیں مسلمان ممالک کو مختلف طریقوں سے اپنی ہوس ملک گیری کا شکار کرنا چاہتی ہیں۔ وہ مغرب کے ان ہتھکنڈوں کو بخوبی جانتے تھے جن سے کام لے کر مسلمان ممالک کو زیر کیا جارہا تھا۔ انھیں مغربی فکری گمراہیوں کا پوری طرح احساس تھا، جن میں مغربی طاقتیں مسلمان ممالک کے دانش ور طبقے کو جکڑ رہی تھیں۔ چنانچہ علامہ اقبال نے اپنی نظم ونثر سے مسلمانوں کو مغرب کی تباہ کن فکری یلغار سے بچانے کا کام لیا۔

علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں، مغربی نظام زندگی کے ان تمام گمراہ کن پہلوؤں پر تنقید کی جو دین اسلام کے خلاف ہیں اور جن سے مسلمانوں کو احتراز کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے نثر سے بھی کام لیا۔ نثر میں علامہ اقبال کے مکاتیب کو خاصی اہمیت حاصل ہے، ان مکاتیب میں انھوں نے مسلمانوں کے اجتماعی مسائل پر اظہار خیال کیا ہے۔ علامہ اقبال نے شعری تخلیقات کے لیے دو زبانوں کو وسیلہ اظہار بنایا۔ یعنی اردو اور فارسی۔ اس طرح نثر میں انھوں نے اردو اور انگریزی کو ذریعہ اظہار کے طور پر اختیار کیا۔ انگریزی زبان میں ان کے مضامین اور تقاریر کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ اردو زبان میں ان کی نثری تصنیف "علم الاقتصاد" ہے، جو ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی۔[۲] ان کے مضامین، تقاریر، بیانات اور خطوط کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ان نثری مجموعوں میں "مضامین اقبال" (مرتبہ تصدق حسین تاج ۱۹۴۳ء)۔ مقالات اقبال (مرتبہ: سید عبد الواحد ۱۹۶۳ء)، انوار اقبال (مرتبہ: بشیر احمد ڈار، ۱۹۶۷ء) گفتار اقبال (مرتبہ محمد رفیق افضل، ۱۹۶۹ء) اور اق گم گشتہ (مرتبہ: رحیم بخش شاہین، ۱۹۷۵ء) اقبال کے نثری افکار (مرتبہ: عبد الغفار شکیل، ۱۹۷۷ء)، نگارشات اقبال (مرتبہ: زیب النساء، ۱۹۹۳ء) شامل ہیں۔

علامہ اقبال نے مضامین کے علاوہ مختلف موضوعات پر تفصیلی خطوط تحریر کیے۔ یہ خطوط ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں۔ ان خطوط کے ذریعے جہاں ان کی شخصی زندگی کے متنوع گوشے سامنے آتے ہیں وہاں ملکی اور عالمی مسائل پر ان کے نقطۂ نظر کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ان خطوط میں بعض ایسے اجتماعی مسائل بھی زیر بحث آئے ہیں جن کے متعلق ان کا نقطۂ نظر کسی دوسرے مقام پر اتنی وضاحت کے ساتھ نہیں ملتا۔ علامہ اقبال کے خطوط کے جو مجموعے اب تک شائع ہوئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ اتالیق خطوط نویسی: (تعداد خطوط ۱۰، طبع اول ۱۹۱۶ء)

خواجہ حسن نظامی نے ۱۹۱۶ء میں یہ کتاب شائع کی تھی۔ اس کے دوسرے حصے میں اکبر، شبلی، اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کے خطوط شائع کیے تھے۔[۳] ان خطوط میں اقبال کے دس خطوط شامل ہیں۔ ۱۹۲۹ء میں اس کا چوتھا ایڈیشن شائع ہوا۔ اس کتاب میں شامل علامہ اقبال کے خطوط ''اقبال نامہ'' میں درج ہو چکے ہیں۔

۲۔ شاد اقبال: (تعداد خطوط ۴۹، طبع اول ۱۹۴۲ء)

ڈاکٹر محی الدین قادری زور نے مہاراجا کشن پرشاد کے نام علامہ اقبال کے ۴۹ خطوط، حیدرآباد دکن سے شائع کیے۔ مہاراجہ کے نام اقبال کے مزید پچاس خطوط محمد عبداللہ قریشی نے ''صحیفہ'' کے اقبال نمبر (حصہ اول) میں ''نوادر اقبال'' کے عنوان سے شائع کیے۔[۴]

۳۔ اقبال کے خطوط جناح کے نام: (تعداد خطوط ۱۳، طبع اول ۱۹۴۳ء، طبع جدید ۱۹۸۳ء، خطوط ۱۸)

علامہ اقبال کے انگریزی خطوط کا مجموعہ جو قائداعظم محمد علی جناح کے نام ۱۹۳۶ء۔۱۹۳۷ء کے درمیانی عرصے میں لکھے گئے۔ طبع اول (۱۹۴۳ء) میں ۱۳ خطوط شامل تھے، اس کے متعدد اردو ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ محمد جہانگیر عالم (مترجم) کے مرتب کردہ اقبال کے پندرہ خطوط کا یہ مجموعہ ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا۔[۵] اس مجموعے میں علامہ اقبال کی طرف سے غلام رسول خان کے ہاتھ سے لکھے گئے، قائداعظم کے نام ۳ خطوط بھی شامل ہیں۔ صابر کلوروی کی کوشوں سے ایک اور خط دریافت ہوا جو علامہ اقبال نے قائداعظم کے نام لکھا تھا۔[۶] اس طرح قائداعظم کے نام کے خطوط کی تعداد ۱۹ ہو جاتی ہے۔

۴۔ اقبال نامہ (اول): (تعداد خطوط ۲۶۶، طبع اول ۱۹۴۵ء)

۲۶۶ خطوط پر مشتمل یہ مجموعہ مکاتیب شیخ عطاء اللہ نے مرتب کر کے لاہور سے ۱۹۴۵ میں شائع کیا۔ اس ایڈیشن کے بعض نسخوں میں کچھ ترمیم و اضافہ کر کے بعض صفحات تبدیل کر دیے گئے۔[۷] اس مجموعہ کے ۵۴ مکتوب الیہ ہیں۔ اس میں بعض انگریزی خطوط کے اردو ترجمے بھی دیے گئے ہیں۔ بعض خطوط اخبارات وجرائد سے نقل کیے گئے۔ اس کا ابھی تک پہلا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ بعض تسامحات کے باوجود یہ مجموعہ اس لحاظ سے قابل قدر ہے کہ اقبال کی وفات کے ساتھ آٹھ برس بعد ہی اتنی کثیر تعداد میں مرحوم کے مکاتیب دستبرد زمانہ سے بچا لیے گئے۔ [حال ہی میں ڈاکٹر تحسین فراقی نے اس مجموعے کی تدوین کی ہے، جو اقبال اکادمی پاکستان لاہور کے ہاں زیر طبع ہے۔]

۵۔اقبال از عطیہ بیگم (تعداد خطوط ۱۰، طبع اول ۱۹۴۷ء):

اس کتاب میں عطیہ بیگم کے نام علامہ اقبال کے دس خطوط شامل ہیں جو اقبال کی جذباتی زندگی کے عکاس ہیں۔ یہ خط بمبئی سے ۱۹۴۷ء میں انگریزی میں شائع ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں اردو ترجمے کے ساتھ ''نگار'' لکھنؤ میں شائع ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں ضیاء الدین برنی کا ترجمہ اقبال اکیڈمی کراچی نے شائع کیا۔ اس میں خطوط کے عکس بھی شائع ہوئے ہیں۔ عبدالعزیز خالد نے بھی اس کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ ۲۹ مئی ۱۹۳۳ء کے تحریر کردہ خط کا عکس شامل کتاب ہے لیکن اس کا ترجمہ نہیں دیا۔[۸] بھارت میں ان خطوط کا ترجمہ منظر عباس نقوی نے کیا ہے۔

۶۔اقبال نامہ (دوم) تعداد خطوط ۱۸۷، طبع اول ۱۹۵۱ء):

شیخ عطاء اللہ نے ۱۸۷ خطوط کا یہ مجموعہ مکاتیب ۱۹۵۱ء میں شائع کیا۔ یہ خطوط ۴۳ مکتوب الیہم کے نام ہیں۔ بعض انگریزی خطوط کے اردو تراجم دیے گئے ہیں۔ بعض خطوط مرتب نے خود ملاحظہ نہیں کیے، اصل خطوط سے رجوع نہ کرنے کے باعث بعض خطوط کی ناقص و نامکمل نقول شائع ہوئیں[۹] اور بعض خطوط کے متعلق جعلی ہونے کے شبہات بھی ظاہر کیے گئے۔[۱۰] اس مجموعے میں عطیہ بیگم کے نام ۹، قائداعظمؒ کے نام ۱۳، اور شاد اقبال میں سے ۱۸ خطوط دیئے گئے ہیں۔

۷۔مکاتیب بنام خان نیازالدین خان (تعداد خطوط ۷۹، طبع اول ۱۹۵۴ء):

اس مجموعے میں اقبال کے ۷۹ خطوط ہیں جو نیاز الدین خان کے نام ہیں۔ بہت بڑی کمی یہ ہے کہ ترتیب و تدوین کے وقت بہت سے خطوط وضاحت طلب اور تشنہ جواب رہ گئے۔[۱۱] یہ مجموعہ ۱۹۵۴ء میں بزم اقبال کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ خط نمبر ۴۴ میں بعض نام اور کوائف حذف کردیئے گئے ہیں۔[۱۲] ان خطوط میں علامہ اقبال کی تفریحی دلچسپیوں کے کوائف ملتے ہیں۔ علامہ اقبال کو کبوتر پالنے کا شوق تھا، مکتوب الیہ بھی یہی شوق رکھتے تھے، چنانچہ انھوں نے کئی مرتبہ اقبال کے ذوق کا خیال رکھتے ہوئے عمدہ نسل کے کبوتر علامہ اقبال کو بھیجے۔ ملکی حالات کے علاوہ ان خطوط میں علمی مسائل پر بھی اظہار خیال ملتا ہے۔

[عبداللہ شاہ ہاشمی نے اپنے ایم فل اقبالیات کے تحقیقی مقالے کے طور پر ان خطوط کو حواشی و تعلیقات کے ساتھ مرتب کردیا ہے۔]

۸۔مکتوبات اقبال (تعداد خطوط ۱۸۲، طبع اول ۱۹۵۷ء):

اس مجموعہ مکاتیب میں ۱۸۲ خطوط شامل ہیں جو سید نذیر نیازی کے نام لکھے گئے۔ ''خطوط انگریزی زبان میں ہیں۔ اس مجموعے کے دو خطوط ''اقبال نامہ'' (دوم) میں شائع ہوئے۔ یہ مجموعہ اقبال اکیڈمی

کراچی کے زیر اہتمام ستمبر ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا۔ ان خطوط سے علامہ اقبال کی بیماری اور بعض گھریلو حالات معلوم ہوتے ہیں۔ اس مجموعے میں سنین کی اغلاط اور نقل متن کی متعدد اغلاط ہیں۔ [13]

۹۔ انوار اقبال (تعداد خطوط ۱۸۵، طبع اول ۱۹۶۷ء) Letter of Iqbal مرتبہ: بشیر احمد ڈار

علامہ اقبال کے ۴۳ خطوط ہیں۔ ۲۶ خطوط کا ترجمہ اس سے قبل شائع ہو گیا تھا۔ انگریزی خطوط پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے ہیں۔ ماخذ کے حوالے سے نہیں دیئے گئے۔ اس کتاب کے تمام خطوط، مرتب نے اپنی نئی کتاب Letters of Iqbal میں شامل کر لیے تھے۔ ان خطوط میں ماخذ کا فقدان ہے۔ درخواستوں اور سرٹیفکیٹ کو بھی خط شمار کیا گیا ہے۔ ”کلیاتِ اقبال“ کے مرتب سید مظفر حسین برنی نے اس مجموعے میں شامل خطوط کی تعداد ۴۶ تحریر کی ہے۔ [14] (کلیاتِ مکاتیب، اول، ص: ۳۵) مرتب نے بعض خطوط نقل کرتے وقت متن کی صحت کا خیال نہیں رکھا، بعض خطوط میں اپنی طرف سے بعض الفاظ کا اضافہ کر دیا۔ جو غلطی انگریزی خطوط کی اولین ترتیب میں کی تھی زیر نظر مجموعۂ مکاتیب میں بھی وہ غلطی برقرار ہے، حالانکہ اس غلطی کی درستی کا موقع موجود تھا۔

۱۰۔Letters & Writings of Iqbal (تعداد خطوط ۴۳، طبع ۱۹۶۷ء)

بشیر احمد ڈار کی مرتب کردہ یہ کتاب ۸ مارچ ۱۹۶۷ء میں اقبال اکادمی کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوئی۔ یہ کتاب مجموعہ مکاتیب ......اس میں اقبال کے ۸۵ خطوط ہیں جو بشیر احمد ڈار نے مختلف ذرائع سے جمع کیے۔ .... خطوط بنام سعید ......اس کتاب میں شامل ہیں۔ ان خطوط کا ماخذ معلوم نہیں اور نہ ہی تحقیق طلب امر ہے کہ یہ خطوط اصل کے مطابق ہیں۔

۱۱۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی (تعداد خطوط ۹۰، طبع اول ۱۹۶۹ء):

محمد عبد اللہ قریشی کا مرتب کردہ یہ مجموعہ مکاتیب اپریل ۱۹۶۹ء میں اقبال اکیڈمی پاکستان کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ اس میں علامہ اقبال کے نوے خطوط شامل ہیں۔ حواشی اور تعلیقات نے اس مجموعہ مکاتیب کو معلومات افزا بنا دیا ہے۔ اس مجموعے کے بعض خطوط ”نقوش“ اور ”اقبال نامہ“ میں شائع ہو چکے ہیں۔ خطوط کے متن میں بعض اغلاط موجود ہیں جو دوسرے ایڈیشن میں بھی درست نہ کی گئیں۔ [15] (”تصانیف اقبال“، ص: ۲۵۱۔ ۲۵۲)

۱۲۔ نوادرِ اقبال (تعداد خطوط ۵۰ طبع اول ۱۹۷۳ء)۔ اقبال بنام شاد (تعداد خطوط ۹۹، طبع اول ۱۹۸۶ء):

محمد عبداللہ قریشی نے مہاراجا سر کشن پرشاد کے نام علامہ اقبال کے خطوط "صحیفہ" کے اقبال نمبر اول میں ۱۹۷۳ء میں شائع کیے تھے۔ اس سے قبل ڈاکٹر محی الدین قادری زور، مہاراجا کے نام اقبال کے ۴۹ خطوط کا مجموعہ "شاد اقبال" شائع کر چکے تھے۔ "نوادر اقبال" کے عنوان سے جو پچاس خطوط "صحیفہ" میں شائع ہوئے ان میں بھی متن کی غلطیاں موجود ہیں۔[16] محمد عبداللہ قریشی نے اقبال بنام شاد، میں "شاد اقبال" والے ۴۹، اور "نوادر اقبال" کے ۵۰ خطوط جمع کر دیے گئے ہیں۔[17] یہ مجموعہ مکاتیب "اقبال بنام شاد" ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔

۱۳۔ خطوط اقبال (تعداد ۱۱۱، طبع اول ۱۹۸۶ء):

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے مرتب کردہ اس مجموعہ مکاتیب میں ۱۱۱ خطوط ہیں جو ۷۷ مکتوب الیہم کے نام لکھے گئے۔ ان میں اردو کے ۹۱، انگریزی کے ۱۹، اور عربی کا ایک خط شامل ہے۔ یہ مجموعہ ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ اس مجموعے کی خوبی یہ ہے کہ حتی الوسع ماخذ اور تعلیقات دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اس مجموعے میں بھی متن کی اغلاط موجود ہیں۔[18]

۱۴۔ Letters of Iqbal۔ (تعداد خطوط ۱۰۳، طبع اول، ۱۹۷۸ء)

بشیر احمد ڈار کے مرتب کردہ اس مجموعہ مکاتیب (طبع ۱۹۷۸ء) میں ۱۰۳ خطوط شامل ہیں۔ اس سے قبل بشیر احمد ڈار نے انگریزی خطوط کا ایک مجموعہ Letters and writings of Iqbal کے نام شائع کیا تھا جس میں ۴۳ خطوط شامل تھے۔ لیٹرز آف اقبال میں یہ ۴۳ خطوط بھی شامل ہیں۔ اس مجموعے میں عطیہ بیگم اور قائد اعظم کے نام علامہ اقبال کے خطوط بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔ اس طرح اب یہ مجموعہ علامہ اقبال کے دستیاب تمام انگریزی خطوط پر مشتمل ہے۔ البتہ محمد عبدالقوی فانی کے نام انگریزی خط اس مجموعے میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے۔[19] اس مجموعے میں سنین کی بعض غلطیاں ہیں اور متن کی بھی متعدد اغلاط ہیں۔[20] یہ امر کس قدر تعجب انگیز ہے کہ "کلیات مکاتیب اقبال" کے مرتب نے اس مجموعے میں ہندسوں اور لفظوں میں، خطوط کی تعداد پندرہ "۱۵" تحریر کی ہے۔[21]

۱۵۔ Iqbal, his Political Ideas at Crossroad (تعداد خطوط ۹، طبع اول، ۱۹۷۹ء)

ایس حسن احمد نے اپنی اس کتاب میں علامہ اقبال کے سیاسی نظریات پر تنقید کی ہے۔ کتاب میں ایڈورڈ تھامس کے نام علامہ اقبال کے خطوط بھی شامل ہیں۔ ان خطوط کو بنیاد بنا کر علامہ اقبال کے نظریۂ

پاکستان سے انحراف کا افسانہ گھڑا گیا ہے۔ کتاب کے صفحہ ۷۱ سے ۸۲ تک علامہ اقبال کے خطوط دیے گئے ہیں۔ متن خوانی کی اغلاط جابجا موجود ہیں۔ صفحہ ۸۳ سے صفحہ ۸۴ تک ان ۹ خطوط کا عکس دیا گیا ہے۔

۱۶۔ اقبال نامے (تعداد خطوط ۷۱، طبع اول ۱۹۸۱ء):

ڈاکٹر اخلاق اثر نے ۱۹۸۱ء میں بھوپال سے متعلق علامہ اقبال کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ۷۱ خطوط کا یہ مجموعہ بھوپال سے شائع کیا۔ بیشتر خطوط دوسرے مجموعوں سے نقل کیے گئے ہیں۔ بعض خطوط کے متن کی تصحیح کی گئی ہے۔ نقل متن کی اغلاط بہت زیادہ ہیں۔[۲۲] چند خطوط اس مجموعے میں پہلی بار شائع ہوئے ہیں۔

۱۷۔ اقبال۔ جہان دیگر (تعداد خطوط ۴۴، طبع اول ۱۹۸۳ء):

محمد فرید الحق ایڈووکیٹ نے انوری بیگم اور محمد شفیع داؤدی کے نام ایک ایک خط اور راغب احسن کے نام علامہ اقبال کے ۴۲ خطوط (۳۵اردو + ۹انگریزی) جولائی ۱۹۸۳ء میں کراچی سے شائع کیے۔ ان میں ایک خط انور بیگم کے نام (صفحہ ۲۷) اور ایک خط مولوی محمد شفیع داؤدی کے نام ہے۔ (صفحہ ۱۰۸) اور ایک ٹیلی گرام ہے (صفحہ ۱۲۸)۔ اس مجموعے میں بھی متن کے نقل کرنے میں بہت سی غلطیاں راہ پا گئی ہیں۔ اس مجموعے پر تفصیلی بحث آگے آتی ہے۔

۱۸۔ اقبال یورپ میں (تعداد خطوط ۲۷، طبع اول ۱۹۸۵ء):

اس کتاب میں ڈاکٹر سعید اختر درانی نے مس ایما ویگے ناست کے نام علامہ اقبال کے ۲۷ خطوط ۱۹۸۵ء میں شائع کیے ہیں۔ یہ خطوط جرمن اور انگریزی زبان میں ہیں۔ مرتب نے ان خطوط کا اردو ترجمہ بھی دیا ہے۔ انھیں خطوط کا ٹائپ شدہ مسودہ بھی ملا تھا جن کا ٹائپ شدہ عکس شائع کیا گیا ہے۔ اردو ترجمے کے غریب اور غیر مانوس الفاظ نے عبارت میں روانی پیدا نہیں ہونے دی۔ (صفحات ۱۱۰، ۱۱۳، ۱۱۴) چند ایک کے سوا اقبال کے اصل خطوط کے عکس نہ ہونے کے باعث متن کی صحت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم ٹائپ شدہ مسودے کے جو بر عکس شائع ہوئے ہیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ متن خوانی میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ۳۰ جولائی ۱۹۱۳ء کے خط میں اقبال نے ایما ویگے ناست کے والد کے انتقال پر جو خط انگریزی میں لکھا اس میں ایک جملے کا ترجمہ ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ لکھا گیا ہے۔ (صفحہ ۱۳۰) ظاہر ہے کہ یہ ترجمہ درست نہیں۔

۱۹۔ مظلوم اقبال (تعداد خطوط ۱۰۳، طبع اول ۱۹۸۵ء):

یہ کتاب خطوط کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں علامہ اقبال کے متعلق ان کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد نے اپنے احساسات رقم کیے ہیں۔ بعض افراد کی طرف سے علامہ اقبال کے بارے میں اعتراضات کا جواب بھی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ اس کتاب میں شیخ اعجاز احمد نے علامہ اقبال کے متعلق خاندانی یادداشتیں اور بعض مباحث پر اپنا نقطۂ نظر پیش کیا ہے۔ علامہ اقبال کے ۱۰۳ خطوط بھی اس کتاب میں شائع کیے گئے ہیں۔ یہ خطوط شیخ اعجاز احمد اور ان کے والد محترم کے نام ہیں۔ کسی خط کا عکس کتاب میں نہیں دیا گیا۔ یہ مجموعہ ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا۔

اس مجموعے میں بعض مقامات پر نام اور جملے حذف کر دیے گئے تاہم یہ تمام خطوط، اپنے پس منظر کے ساتھ دیے گئے ہیں۔ یہ خطوط، محذوف حصوں سمیت بمبئی کے مجلے "شاعر" میں شائع ہو گئے۔

۲۰۔ خطوط اقبال بنام بیگم گرامی (تعداد خطوط ۸، طبع اول اپریل ۱۹۶۹ء):

حمید اللہ شاہ ہاشمی نے ۱۹۷۸ء میں بیگم گرامی کے نام علامہ اقبال کے آٹھ خطوط کا مختصر مجموعہ شائع کیا۔ اس مجموعہ مکاتیب میں بھی متعدد غلطیاں ہیں۔[۲۳] یہ خطوط محمد عبد اللہ قریشی نے "مکاتیب اقبال بنام گرامی" کے دوسرے ایڈیشن (۱۹۸۱ء) میں شامل کر لیے۔

۲۱۔ کلیات مکاتیب اقبال: مظفر حسین برنی

بھارت کے مظفر حسین برنی نے علامہ اقبال کے تمام غیر مطبوعہ و مطبوعہ مکاتیب زمانی ترتیب سے مرتب کر کے شائع کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اب تک ان کے مرتب کردہ "کلیات مکاتیب اقبال" کی تین جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

کلیات مکاتیب اقبال	(جلد اول)	تعداد مکاتیب	۳۱۹
کلیات مکاتیب اقبال	(جلد دوم)	تعداد مکاتیب	۴۲۹
کلیات مکاتیب اقبال	(جلد سوم)	تعداد مکاتیب	۴۰۶
کلیات مکاتیب اقبال	(جلد چہارم)	تعداد مکاتیب	۳۶۵

ان "کلیات مکاتیب" میں بھی نقل متن کی بہت سی غلطیاں ہیں۔ صرف جلد سوم میں نقل متن کی ۴۸۴، الفاظ کی نشان دہی کی گئی ہے۔[۲۴]

یہ حقیقت ہے کہ علامہ اقبال کے بیسیوں خطوط ایسے ہیں جو کسی مجموعہ مکاتیب میں شامل نہیں ہوئے۔ مختلف اخباروں اور رسالوں میں بھی اقبال کے خطوط شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اقبال کے خطوط محفوظ ہیں جیسا کہ صابر کلوروی کے پاس پونے دو سو خطوط محفوظ ہیں جنھیں کتابی صورت میں مدون کیا جانا ہے۔[۲۵]

ایک محتاط اندازے کے مطابق علامہ اقبال کے خطوط کی تعداد کم و بیش ۱۴۵۱ بنتی ہے۔

***

حوالہ جات و حواشی

---

۱ علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال (فارسی)، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص۲۸

۲ ہاشمی، ڈاکٹر رفیع الدین، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ص۲۹۰

۳ مہر، غلام رسول، نقش آزاد، کتاب منزل، لاہور، ص۳۴۱

۴ یونس جاوید، صحیفہ اقبال نمبر (حصہ اول)، بزم اقبال، لاہور، ۱۹۷۳ء

۵ عالم، محمد جہانگیر، مرتب و مترجم، اقبال کے خطوط جناح کے نام، یونیورسل بکس، لاہور، ص۹

۶ اقبالیات، جنوری مارچ ۱۹۸۸ء اقبال اکادمی پاکستان، ص۱۷

۷ لکھنوی، صہبا، اقبال اور بھوپال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ص۲۷، ۲۶

۸ اقبال از عطیہ بیگم، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور ص۵۱

۹ اقبال کا فکر و فن، ص۵۱

۱۰ نقش اقبال، ص۱۸۴

۱۱ رفیع الدین ہاشمی، خطوط اقبال، مکتبہ خیابان ادب، ص۳۹

۱۲ ہاشمی، عبداللہ، مکاتیب اقبال خان نیاز الدن خان، بزم اقبال، لاہور، ص۳۳

۱۳ ہاشمی،ڈاکٹر رفیع الدین،تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،ص۲۳۸

۱۴ برنی،سید مظفر حسین، کلیات مکاتیب اقبال،اول،اردو اکادمی،ص۳۵

۱۵ ہاشمی،ڈاکٹر رفیع الدین،تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،ص۲۵۲،۲۵۱

۱۶ ایضاً،ص۲۱۴

۱۷ قریشی،محمد عبداللہ(مرتب(،اقبال بنام شاد،بزم اقبال،لاہور،ص۵۷

۱۸ ہاشمی،ڈاکٹر رفیع الدین،تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،ص۲۵۵

۱۹ رفیع الدین ہاشمی، خطوط اقبال،ص۲۱۳

۲۰ ہاشمی،ڈاکٹر رفیع الدین،تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،ص۲۶۸-۲۶۹

۲۱ برنی،سید مظفر حسین، کلیات مکاتیب اقبال،ص۳۵

۲۲ اثر،ڈاکٹر خلاق،اقبال نامے،طارق پبلی کیشنز،بھوپال،ص۷۷،۷۶،۲۶

۲۳ ہاشمی،ڈاکٹر رفیع الدین،تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،ص۲۵۸

۲۴ اقبالیات،جولائی ستمبر ۱۹۹۴ء،اقبال اکادمی پاکستان،ص۲۵۴-۲۷۸

۲۵ اشاریہ مکاتیب اقبال،ص(پیش لفظ)